فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا معلق طلاق تحریری صورت میں دی جا سکتی ہے؟

جواب: معلق یا مشروط طلاق زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں دی جا سکتی ہے۔

سوال: ایک طلاق دی، سترہ سال چھوڑ دیا، اب دوبارہ بسانا چاہتا ہے، تو کیا کرے؟

جواب: یہ رجعی طلاق ہے، نکاح جدید سے بیوی بنا سکتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾(البقرة: ٢٣٢)

''جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تو تم (اولیا) انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہو جائیں۔''

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبٰى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ : ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة: ٢٣٢)

''سیدنا **معقل** بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی، عدت ختم ہونے تک چھوڑے رکھا، پھر نکاح کا پیغام بھیجا، تو سیدنا **معقل** رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢) ''انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے **مت روکو**۔''(صحیح البخاري : ٤٥٢٩)

❁ سیدنا **معقل** بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے اپنی بہن کی منگنی کا پیغام ملا۔ میرے چچا زاد آئے، تو میں نے ان سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، اس نے طلاق رجعی دے دی، حتی کہ عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے نکاحِ جدید کا پیغام بھیجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نکاح نہیں کروں گا، میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہوں۔'' اس کے بعد میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ان سے شادی کر دی۔''(سنن أبي داود : ٢٠٨٧، وسندهٗ حسنٌ)

❁ **علامہ ابن قدامہ** رحمہ اللہ **(٦٢٠ھ)** لکھتے ہیں:

أَنْ يُطَلِّقَهَا دُونَ الثَّلَاثِ ثُمَّ تَعُودَ إِلَيْهِ بِرَجْعَةٍ، أَوْ نِكَاحٍ جَدِيدٍ قَبْلَ زَوْجٍ ثَانٍ فَهٰذِهٖ تَرْجِعُ إِلَيْهِ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا بِغَيْرِ

خِلَافٍ نَعْلَمُهٗ .

''تین سے کم طلاقیں دے بیٹھے اور دوسرے خاوند سے نکاح کر لینے سے پہلے رجوع یا نکاحِ جدید کر کے اسے واپس لے آئے، تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند کی طرف بقیہ طلاق کی بنا پر واپس آسکتی ہے۔''

(المُغني : ٤٤١/٨)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : ٥٨٦/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٣٦٥/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے دو طلاقیں دیں، پھر اس عورت سے کسی اور نے شادی کر لی۔ دوسرے خاوند نے طلاق دے دی یا فوت ہو گیا، تو وہ پہلے خاوند سے شادی کر لیتی ہے۔ اس صورت حال کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ نئی تین طلاقوں کا مختار ہوگا۔'' (السّنن الكبرٰى : ٣٦٥/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

رہا طلاقِ جدید کا مسئلہ، تو یہ مرجوح ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہی راجح ہے۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کر کے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلٰی ذٰلِكَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا .

''اس مسئلہ میں ہمارے ہاں بغیر کسی اختلاف کے یہی طریقہ رائج ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : ٥٨٦/٢)

(سوال): طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو بھجوایا، مگر وہ بیوی تک نہ پہنچ پایا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہو گئی۔

(سوال): طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق نامہ لکھنے سے ہی طلاق ہو گئی، بیوی کو سنانا ضروری نہیں۔

(سوال): رخصتی سے پہلے طلاق در طلاق لکھوا کر بیوی کو بھیج دیا، کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): چونکہ بیوی غیر مدخولہ ہے، لہٰذا وہ ایک طلاق سے ہی نکاح سے خارج ہو گئی، شوہر نے جو دوسری طلاق لکھ کر بھیجی، وہ لغو ہے۔

(سوال): طلاق نامہ شوہر نے لکھا اور زبان سے نہیں کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(سوال): طلاق نامہ ابھی مکمل نہیں لکھا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اگر شوہر خود طلاق نامہ لکھ رہا ہے، تو جب تک تحریر میں طلاق دینے کا ذکر نہیں کرتا، طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر کسی سے لکھواتا ہے، تو جب اسے طلاق لکھنے کا کہتا ہے، اسی وقت طلاق واقع ہو جاتی ہے، خواہ ابھی طلاق تحریر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

(سوال): کمپیوٹر میں طلاق لکھنے سے واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب): کسی بھی چیز میں لکھنے یا لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(سوال): غصہ میں طلاق نامہ لکھوایا، مگر دستخط نہیں کیے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع ہو گئی۔

(سوال): ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہ ہی سمجھ کر دستخط کیے، مگر کاتب نے تین طلاق لکھ دیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوئی، کیونکہ شوہر نے ایک طلاق کا ہی حکم دیا تھا اور ایک ہی سمجھ کر دستخط کیے تھے۔

(سوال): طلاق نامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

(جواب): طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ تم طلاق نامہ لکھو، میں دستخط کر دوں گا، بعد میں دستخط نہیں کیے، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): جب شوہر نے بیوی سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا، تو اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، اب خواہ بیوی لکھے یا نہ لکھے۔

(سوال): لڑکے نے اپنی والدہ کو لکھا کہ میری بیوی سے کہہ دیں کہ اگر وہ فلاں کے گھر گئی، تو اسے طلاق ہے، پھر وہ اس گھر چلی گئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، یہ طلاق معلق یا مشروط ہے، جو شرط کے پائے جانے سے نافذ ہو جاتی ہے۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ میں ''تلاک'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہوگئی۔عوام میں عام طور پر تلفظ کا دیہان نہیں رکھا جاتا۔

(سوال): ایک سولہ سالہ لڑکی کا شوہر گم ہوگیا،لڑکی کا کہنا ہے کہ شوہر نے جانے سے پہلے اسے کہا تھا کہ میں تجھے اپنے گھر نہیں رکھ سکتا، تجھے طلاق دیتا ہوں،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں لڑکی مطلقہ متصور ہوگی، اب وہ عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

(سوال): مرتد ہونے کے بعد بیوی کو تین طلاقیں دیں،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے،لہٰذا تینوں طلاقیں لغو ہیں،شمار نہ ہوں گی۔

(سوال): بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ سے روٹی کھاؤں،تو میری ماں بہن کو طلاق،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ لغو کلمہ ہے،اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): شوہر اور بیوی کا باہم جھگڑا ہوا،تو شوہر نے کہا کہ چلو ہم طلاق دیتے ہیں،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، ایک سے لڑائی ہوئی،تو اس نے غصہ میں کہہ دیا کہ میں طلاق دیتا ہوں، کسی بیوی کا نام نہیں لیا، نہ کسی بیوی کو مخاطب کیا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یقیناً یہ طلاق اسی بیوی کو ہوگی، جس سے جھگڑا ہوا ہے، کیونکہ ناراضی سب سے بڑا قرینہ ہے کہ یہ طلاق اسی بیوی کو ہوئی ہے۔

(سوال): ایک شخص نے طلاق نامہ میں لکھا کہ بیوی مہر معاف کردے،تو اسے طلاق دیتا ہوں،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ طلاق معلق یا مشروط ہے، لہٰذا بیوی حق مہر معاف کر دے گی، تو طلاق ہو جائے گی، ورنہ طلاق نہ ہوگی۔

(سوال): ایک کنوارے لڑکے کے دل میں وسوسات آئے اور اسی اثنا میں زبان سے نکل گیا کہ میں طلاق دیتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): پہلی بات کہ وسوسات کی وجہ سے اگر طلاق کے الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں، تو ان پر مؤاخذہ نہیں، اس طرح طلاق نافذ نہیں ہوتی۔

دوسری بات کہ جب لڑکا ہے ہی کنوارہ، تو اس کے طلاق دینے سے کچھ حاصل نہیں، لہٰذا جب وہ نکاح کرے گا، تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی۔ نکاح سے پہلے دی گئی طلاق لغو ہے، یہ واقع نہیں ہوتی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

(سوال): میاں بیوی کا جھگڑا ہوا، بیوی میکے چلی گئی، لوگوں نے شوہر سے پوچھا کہ کیا

تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟، تو اس نے کہا: ہاں، ایسا ہی سمجھو، تو کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): شوہر نے ہاں کہا، تو ایک طلاق ہو گئی۔

(سوال): جبر کی وجہ سے جب شوہر بغیر بیوی کا نام لیے کہے کہ طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جبری طلاق کسی صورت واقع نہیں ہوتی، خواہ بیوی کا نام لے یا نہ لے۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تو طلاق کے بعد فلاں شخص سے شادی کرے، تو میری طلاق صحیح، ورنہ میری طلاق نافذ نہ ہوگی، اب طلاق کے بعد اگر اسی شخص سے شادی نہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق ہو چکی ہے، شوہر کی شرط لغو اور باطل ہے۔ عورت عدت کے بعد اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے۔

(سوال): زید نے بیوی کو رجعی طلاق دی اور دو دن بعد فوت ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): زید کی طلاق صحیح ہے، بیوی چونکہ رجعی طلاق کی عدت میں ہے، تو وہ اپنی طلاق کی عدت کو وفات شوہر کی عدت میں تبدیل کر لے گی اور چار ماہ دس عدت عدت گزارے گی، وراثت کی بھی حق دار ہوگی۔

❁ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فِي مَرَضِهٖ فَبَتَّهَا قَالَ : أَمَّا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَرَّثَهَا، وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرٰى أَنْ أُوَرِّثَهَا بِبَيْنُونَتِهٖ إِيَّاهَا .

''میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا، جو اپنے مرض الموت میں طلاقِ بتہ دے۔ فرمانے لگے: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تو اسے وارث

قرار دیتے ہیں، جب کہ میں اسے وارث نہیں سمجھتا، کیوں کہ وہ اسے طلاقِ بتہ دے چکا ہے۔‘‘(السّنن الکبریٰ للبیهقي : ٣٦٢/٧، وسندهٗ صحیحٌ)

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

’’رجعی طلاق یہ ہے، جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضامندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کا کوئی اختلاف نہیں۔‘‘(المحلّٰی بالآثار : ٤٨٤/٩)

نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اجماع ذکر کیا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ : ٩/٣٣)

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں نے دوسری شادی کی، تو تجھے طلاق، پھر اس نے دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مشروط طلاق ہے، اب چونکہ شرط پائی گئی، تو طلاق واقع ہو گئی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر فلاں کام کرو گی، تو تجھے طلاق دے دوں گا، تو عورت نے اسی وقت وہ کام کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں ہے، لہٰذا واقع نہیں ہوئی۔ شوہر نے کہا کہ طلاق دے

دوں گا، مگر دی نہیں، لہٰذا نافذ بھی نہیں ہوئی۔

(سوال): شوہر کہے کہ میں نے ایک طلاق کہی ہے، جبکہ لوگ کہیں کہ سات طلاقیں کہی ہیں، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

(جواب): شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہے۔

(سوال): شوہر نے طلاق کا اقرار کیا، بعد میں انکار کرنے لگا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب ایک بار اقرار کرلیا، تو طلاق ہوگئی، اب انکار کا کچھ فائدہ نہیں۔

(سوال): میاں بیوی کی لڑائی ہوئی، تو شوہر نے بیوی سے کہا کہ اپنے گھر چلی جاؤ، کیا ان الفاظ سے طلاق ہو جائے گی؟

(جواب): ''اپنے گھر چلی جاؤ۔'' طلاق میں یہ الفاظ صریح نہیں ہیں۔ شوہر کی نیت پر موقوف ہے، اگر اس کی ان الفاظ سے مراد طلاق تھی، تو طلاق واقع ہوئی، ورنہ نہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جَون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔''

(صحيح البخاري : 5254)

(سوال): ایک شخص نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ اگر میں جھوٹ کہوں، تو میری بیوی کو طلاق، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر کوئی طلاق کی قسم اٹھائے اور پھر جھوٹ بولے، تو طلاق واقع ہو جاتی

ہے، یہ مشروط طلاق ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں، تجھے طلاق ہے، کیا اس سے طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ صریح طلاق ہے، اس کے وقوع میں کچھ شبہ نہیں۔

سوال: کیا تیسری طلاق کے بعد بیوی شوہر کے پاس جاسکتی ہے؟

جواب: جب عورت کو اس کا شوہر تیسری طلاق بھی دے دے، تو وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، وہ پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی، تا آنکہ آگے کسی سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو جائے، تو عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُّقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۲۳۰)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ مجھ پر میری عورت حرام ہے، کیا طلاق ہوئی ؟

(جواب): ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): شوہر نے طلاق کا انکار کیا، پھر غصہ میں کہا کہ اگر طلاق نہیں بھی دی، تب بھی دیتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جس طلاق کا شوہر انکار کر رہا ہے، اگر اس پر کوئی ثبوت نہیں، تو وہ طلاق تصور نہیں کی جائے گی، البتہ جو غصے میں شوہر نے یہ کہا کہ اگر طلاق نہیں بھی دی، تب بھی دیتا ہوں، اس سے طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): شوہر نے ایک شخص سے کہا کہ میں بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، کیا اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس سے طلاق ہوگئی۔

(سوال): عورت نے کہا کہ شوہر نے اسے طلاق دی اور عرصہ دراز سے الگ رکھا، اب میں نے دوسری جگہ نکاح کر لیا، مگر شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر عورت کے پاس طلاق کا کوئی ثبوت ہے، تو درست، ورنہ شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا اور عورت کا دوسرا نکاح فسخ ہوگا، وہ پہلے شوہر کی منکوحہ شمار ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے دو طلاقوں کے بعد عدت کے اندر رجوع کر لیا، پھر کچھ عرصہ بعد طلاق دے دی، کیا اب دونوں کا نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): شوہر کو دو طلاقوں میں رجوع کا حق ہے، جب تیسری طلاق ہوگئی، تو اب اسے رجوع کا حق حاصل نہیں، اب وہ دونوں اسی صورت میں دوبارہ میاں بیوی بن سکتی ہے کہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے یا

وہ فوت ہو جائے، تو عورت عدت کے بعد پہلے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: نیند میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سوئے ہوئے شخص کا کوئی عمل معتبر نہیں، نیند میں انسان مکلّف نہیں رہتا، لہٰذا نیند میں دی گئی طلاق معتبر نہیں۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے؛ ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد :741، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: میاں بیوی ایک طلاق کا کہتے ہیں، جبکہ گواہ تین طلاق بتاتے ہیں، کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: چونکہ میاں بیوی صاحب معاملہ ہیں، لہٰذا ان کی بات کا اعتبار ہوگا اور ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ماہ پہلے ہی طلاق دے چکا ہوں، تو عدت کب سے شروع ہوگی؟

جواب: جب شوہر کہتا ہے کہ وہ ایک ماہ پہلے طلاق دے چکا ہے، تو اگر اس دوران انہوں نے تعلقات قائم نہیں کیے، تو ایک ماہ پہلے سے ہی عدت شروع ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے فارغ کر دیا، جہاں چاہتی ہے، چلی جا، کیا طلاق ہوئی ؟

(جواب): طلاق ہوگئی۔

(سوال): بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا، لیکن بعد میں طلاق کا انکار کرنے لگا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کہنا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا، طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس کے بعد شوہر کے انکار کا اعتبار نہیں، طلاق ہو چکی ہے۔

(سوال): عورت کہتی ہے کہ شوہر نے اسے کئی بار طلاق دی، جبکہ شوہر ایک طلاق کا کہتا ہے، کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

(جواب): اگر بیوی کے پاس کوئی ثبوت نہیں، تو شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ طلاق شوہر کا وظیفہ ہے، باقی اس کا سچ جھوٹ اس کے ذمہ۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں کام کروں، تو میری بیوی کو طلاق، پھر اس نے وہ کام کرنے سے پہلے بیوی کو ایک طلاق دے دی، عدت گزرنے کے بعد وہ کام بھی کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شوہر نے جو طلاق دی، وہ نافذ ہوگی، اب چونکہ عدت کے بعد بیوی عقد سے نکل چکی تھی، تو مشروط کام کرنے سے طلاق نافذ نہیں ہوئی، یہ طلاق کالعدم ہوگئی، بیوی کو ایک طلاق ہی ہوئی ہے، لہٰذا دونوں نکاح جدید کے ساتھ میاں بیوی بن سکتے ہیں اور شوہر کے پاس دو طلاقوں کا حق باقی ہے۔

(سوال): بیوی نے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو شوہر نے کہا کہ طلاق ہی سہی، تو

اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورت میں طلاق ہوچکی ہے۔

سوال: دو آدمیوں نے باہم مصمم ارادہ کیا کہ وہ ایک دوسرے کی بیوی سے بیوی تبدیل کرلیں، گھر جا کر دونوں نے اپنی اپنی بیوی سے بات کی، تو انہوں نے انکار کردیا، کیا دو شخصوں کے باہم ارادے سے بیویوں کو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: شوہر سے کہا گیا کہ فلاں کی لڑکی (یعنی اس کی بیوی) کو طلاق دی، اس کے جواب میں شوہر نے کہا کہ قبول کیا، کیا طلاق ہوئی؟

جواب: طلاق ہوگئی، کیونکہ شوہر نے طلاق کو قبول کرلیا ہے۔

سوال: میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں، مگر چار عادل گواہی دے رہے ہیں، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: میاں بیوی کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہیں۔

سوال: شوہر نے ایک طلاق دی، بیوی میکے چلی گئی، اب شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، مگر لڑکی والے نہیں مانتے اور لڑکی کو بھیجنے سے انکاری ہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر عدت کے اندر رجوع کرنا چاہتا ہے، تو اسے حق حاصل ہے، لڑکی والے منع نہیں کرسکتے اور ان کے لیے لڑکی کو اپنے گھر روکنا جائز نہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَالِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

(البقرة: ٢٢٨)

''شوہر رجوع کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اگر صلح کا ارادہ ہو۔''

❁ قرآنی نص ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾

(البقرة : ٢٣١)

''جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو انہیں اچھے طریقے سے اپنے گھروں میں روک سکتے ہو۔''

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرة : ٢٢٩)

''طلاق (سنی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو ان کے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

''انہیں کہیں کہ رجوع کر لیں، پھر طہر تک روکے رکھیں، تا آنکہ بیوی حیض کے بعد دوبارہ طہر میں آ جائے۔ پھر رکھنا چاہیں، تو رکھیں، طلاق دینا چاہیں، تو طلاق دے دیں۔ اللہ کا مقرر کردہ اندازِ طلاق یہی ہے۔''

(صحيح البخاري : ٥٢٥١، صحيح مسلم : ١٤٧١)

❁ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کر لیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق ورجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق ورجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔''

(سنن أبي داؤد : ٢١٨٦، سنن ابن ماجه : ٢٠٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

(تُحفة المُحتاج : ١٤٨٨)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کر لیا۔''

(سنن أبي داؤد : ٢٢٨٣، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : ٥٧٢٣، سنن ابن ماجه : ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۷۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَلَّقَ حَفْصَةَ أُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَرَاجَعَهَا .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

رجوع کرنے کا کہا گیا، آپ نے رجوع کرلیا۔''

(الطّبقات الکبریٰ لابن سعد : ٦٧/٨، وسندہٗ حسنٌ)

❁ علامہ صنعانی رحمہ اللہ (١١٨٢ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الزَّوْجَ رَجْعَةٌ .

''علمائے کرام کا اجماع ہے کہ خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے۔''

(سُبُل السّلام : ٣٤٨/٣)

سوال: طلاق دینے کے بعد بیوی سے تعلقات قائم کرلیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک یا دو طلاقوں کے بعد عدت گزرنے سے پہلے پہلے بیوی سے تعلقات قائم کیے، تو یہ رجوع ہے۔

سوال: شوہر بیوی کو کئی بار طلاق دے چکا ہے، مگر انکار کرتا ہے، بیوی کیا کرے؟

جواب: اگر بیوی کے پاس طلاق کا کوئی ثبوت ہے، تو پیش کرے، ورنہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کردے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاقن کہا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق ہوگئی۔

سوال: بلا ارادہ طلاق کہا، پھر کہا کہ طلاق نہیں، تم مجھ پر حرام ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوگئی، خواہ طلاق کا ارادہ تھا یا نہیں تھا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔“

(سنن أبي داود : 2194، سنن الترّمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

سوال: لوگوں کے پوچھنے پر شوہر نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس طرح کا سوال لوگوں نے کئی بار کیا اور شوہر نے کئی بار جواب میں یہی کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کو ایک طلاق ہو گئی، جو بار بار شوہر نے جواب دیا، وہ لوگوں کے سوال کا جواب تھا، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر بار الگ طلاق دے رہا تھا، لہٰذا ایک رجعی طلاق ہوئی۔

سوال: ایک طلاق دی اور عدت گزر گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رجعی طلاق میں عدت گزر جائے، تو عورت عقد سے نکل جاتی ہے، وہ اپنی مرضی سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، البتہ اگر دونوں دوبارہ میاں بیوی بننا چاہتے ہیں، تو نکاح جدید کے ساتھ بن سکتے ہیں، مگر اس صورت میں شوہر کو دو ہی طلاقوں کا اختیار باقی رہے گا، کیونکہ ایک حق وہ پہلے ہی استعمال کر چکا ہے۔

سوال: طلاق بائن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسی طلاق جس کے بعد شوہر کو رجوع کا حق نہیں رہتا۔

سوال: ایک شخص سے اس شرط پر نکاح ہوا کہ وہ زوجہ کے گھر رہے گا، خلاف ورزی کی صورت میں نکاح رہا یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر نے شرط قبول کی تھی، تو اس کا پاس رکھنا اس کے لیے ضروری ہے،

البتہ اگر وہ شرط کی خلاف ورزی کرے، تو نکاح ختم نہ ہوگا اور نہ ہی طلاق واقع ہوگی۔

سوال: ایک تنازع میں شوہر نے کہا کہ ایسا ثابت ہو جائے، تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے، پھر بعد میں فیصلہ شوہر کے خلاف ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر نے مشروط طلاق دی تھی، اب چونکہ شرط پوری ہوگئی، یعنی فیصلہ اس کے خلاف ہو گیا، تو اس کی بیوی کو طلاق واقع ہوگئی، یہ معلق طلاق ہے۔

سوال: ایک شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق مسنون سے آزاد کر دیا، اب وہ جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے، کیا اس کو رجوع کا حق حاصل ہے؟

جواب: مذکورہ عبارت سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، شوہر عدت کے اندر اندر رجوع کا حق رکھتا ہے۔

سوال: داماد نے سسر کے کہنے پر بیوی کو طلاق دی، مگر بیوی شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سسر کے مطالبہ پر جو داماد نے طلاق دی، وہ واقع ہو چکی ہے، بیوی کے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا، رجوع اور طلاق کا اختیار شوہر کو حاصل ہے، اگر وہ رجوع نہیں کرنا چاہتا، تو اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: ''میں طلاق دے چکا'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تجھے طلاق دی، تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق ہو چکی ہے۔